رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵


قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

# الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ :۔ مہر محمد خان۔



93

فہرست مضامین




نمبر ۱۷ | مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰


## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمد للہ کہ درس القرآن میں ۳۰ اگست تک نواں پارہ ختم ہو چکا ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں اور بکثرت حقایق و معارف کے علاوہ آدم اور ابلیس کے واقعات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے معرکۃ الآراء مسائل کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس وضاحت کے ساتھ حل فرمایا کہ سامعین اچھی طرح سمجھ سکے ٭

## نائجیریا میں تبلیغ اسلام

### ۱۱ احمدی ایک گاؤں میں

### حکیم فضل الرحمٰن صاحب گولڈ کوسٹ میں

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ۱۲ جولائی ۲۲ء)

**لیگوس** مغربی افریقہ کے دارالخلافہ (لیگوس) میں سلسلہ احمدیہ خدا کے فضل سے مضبوط قدم رکھ کر اپنے قیام کی جگہ بنا رہا ہے قرآن کریم اور حدیث کے درسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ میری توجہ کا رخ ان دنوں زیادہ تر جماعت کی تعلیم کی طرف ہے۔ کیونکہ افریقہ کے ساحل پر سیرالیون سے لیکر انگولا تک برابر اہل لیگوس کی نو آبادیاں ہیں

اور جس طرح شمال کا ہوسا سوداگر یا فقیر افریقہ کے کونوں تک پہنچتا ہے اسی طرح جنوب کا لیگوشین یوربا ساحل پر جابجا آباد ہے۔ اور جس قدر ان لوگوں کی تعلیم ہوگی اسی قدر اندرون ملک اور ساحل افریقہ پر اسلام و تہذیب پھیلیگی۔ افریقہ کا ساحل Pagans Christians ہے یعنی بت پرستی و مسیحیت کا خلط اور مسلمان بھی نیم بت پرست ہیں۔ اور ساحل پر ہوسا و لیگوشین آباد کاروں کے سوا اسلام کا نام نہیں۔

**ہماری ناچیز کوششیں**

| مدرس | ایام | وقت |
|---|---|---|
| قرآن جامع مسجد کلاں | نیر بلا ماہ و ترجمہ ۔ ہفتہ اتوار منگل بدھ ۔ | ۷ بجے سے ۸ تک صبح |
| حدیث | ” ” ” | ۸ بجے سے ۹ تک |
| حدیث احمدیہ ہال ۔ | نیر بلا ترجمان ۔ پیر منگل ہفتہ | ۵ بجے سے ۶ بجے تک شام |
| قرآن نکر یا تینو منزل | ” ” روزانہ | ۷ بجے سے ۸ بجے تک |
| قرآن احمدیہ ہال | امام قاسم آجو ” | ۷ بجے سے ۸ بجے تک کلاس اول |
| قرآن | الفا و شیع ” ” | کلاس دوم |

| درس | مقام | مدرس | ایام | وقت |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| قرآن | احمدیہ ہال | امام اجوبو ربامین | ہفتہ و پیر | ۵ سے ۶ |
| قرآن | اپٹیڈ و احمدیہ مسجد | امام اوانی | روزانہ | بعد نماز فجر |
| قرآن | شلانگبو | الفا اول | ” | متفرق اوقات |
| لیکچر | احمدیہ ہال | نیر بہ امداد ترجمان | جمعرات | ۸ سے ۹ تک زنانہ |
| لیکچر | کھلی ہوا میں مختلف جگہ | ” | بدھ و جمعہ | ۷ سے ۱۲ تک |

## مدارس کے اجرا کا فیصلہ

مجلس منتظمہ و مجلس اکابر نے باوجود مشکلات و اخراجات مقدمہ جامع مسجد فیصلہ کر لیا ہے کہ ۱۰ اگست سے "تعلیم الاسلام احمدیہ سکول" کھولدیا جائے۔ مسجد کلاں کو کرکے صورت مدرسہ کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے تا نماز و مدرسہ دونو کام دے۔ اور ایک سینیر کیمبرج مدرس اور ۳ اسسٹنٹ مدرسین کی امداد سے مدرسہ کا افتتاح کرنا قرار پایا ہے۔ اصل مجوزہ ہائی اسکول کے لئے زمین کی درخواست کر دی گئی ہے۔ زمین لنڈن سے بھی گراں ہے۔ صرف ایک مقام دلالی سا خالی پڑا تھا۔ اس کے لئے ۲۰۰ درخواستیں گذر چکی ہیں۔ مگر مجھ سے حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری درخواست کو مقدم رکھیں گے۔

اس مدرسہ مرکزی کے علاوہ جماعت اپٹیڈو نے مقامی انفینٹ اسکول (Infants School) کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو مرکزی اسکول کے ساتھ ہی۔ انشاء اللہ ۱۵ اگست سے جاری ہو جائیگا۔ چونکہ مسیحیوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ لیگوس میں مسلمانوں کے بچوں کو مسیحی مدارس میں داخل کرینگے۔ کیونکہ وہ بد تہذیب۔ بداخلاق۔ بغیر تربیت یافتہ ہیں۔ اور مسلمان سوائے سقاربہ بازی ناچ۔ شراب۔ باہمی جنگ و جدل اور کوئی شغل نہیں رکھتے۔ اسلئے تمام بوجھ جماعت احمدیہ کے سر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مدرسہ کا کھولنا سلسلہ کی ترقی میں بہت ممد ہو گا۔

## احمدیت اخبارات میں

باؤنیر آف نائیجیریا جو ہمیشہ سلسلہ کے خلاف لکھتا رہا اپنے گذشتہ نمبر میں معترف ہے کہ "سلسلہ کی تعلیم مسلمانوں کی بہبودی کا محض ایک ہی واحد ذریعہ ہے۔ مسٹر نیر مبلغ احمدیت نہ صرف ہر بات دلائل سے منواتے اور محض اعتقاد کو ہی چیز انہیں چھوڑتے۔ بلکہ وہ لوگوں کو حکومت وقت سے وفاداری کی تعلیم دیکر ایک نہایت مفید کام کر رہے ہیں۔"

افریقن میسنجر رقمطراز ہے:۔ "سلسلہ احمدیہ کی نسبت ہمارا خیال ہے۔ کہ اس سلسلہ کے اثر سے مقامی مسلمانوں میں ایک بڑی بہتر تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اہل اغراض حضرات مسٹر نیر ہندوستانی مبلغ احمدیت کے راستہ میں روڑے نہ اٹکائیں جماعت احمدیہ اپنی وفاداری کے لئے ہندوستان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ مقامی مسلمان اس امر کے محتاج ہیں کہ اس مضمون پر نہایت سخت اسباق ان کے کاسہ سر میں داخل کئے جائیں۔"

اسکے بعد اس معزز اخبار نے شہزادہ پرنس آف ویلز کے جواب متعلق ایڈریس کی نقل درج کی ہے۔ اور حکومت اور اپنے ناظرین کو توجہ دلائی ہے کہ اس جدید مذہبی تحریک کا ہر طرح خیر مقدم کیا جائے۔ یہی وسیع اخبار جو انگریز اور افریقن شوق سے پڑھتے ہیں۔ ایک اور نمبر میں لکھتا ہے:۔ "دوران مکالمہ میں ہم سے ایک عالی مقام افسر حکومت نے کہا۔ میں سلسلہ احمدیہ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس کے اصول اگر ہمارے مسلمان جذب کر لیں تو وہ اسلام میں جو خوبیاں ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونگے۔ اور ان جہالت کی لہروں سے نجات پا جائینگے جنہیں وہ گھرے ہوئے ہیں۔ اور جن کے ہوش ربا اثر سے بعض اہل غرض لوگ نہیں چاہتے کہ ان کی رہائی ہو"۔

## ایک سوال اور اس کا جواب

برادران کرام! میرے کام کے ایک پہلو سے اخبار نے آپ کو واقف کیا ہے۔ مگر میری مشکلات کا آپ کو کما حقہٗ علم نہیں۔ ان سے صرف اللہ واقف ہے یا میں۔ یا میرا نوجوان فدا اور رفیق۔ میں جانتا ہوں کہ میرے تاروں اور خبروں پر اعدائے ملت نے ہنسی اڑائی ہوگی۔ اور لوگ کہتے ہونگے کہ ہزاروں روپیہ چندہ آنا چاہئے تھا۔ اگر مخلص احمدی ہوتے تو ضرور ہماری مالی مشکلات کا حل ہو جاتا۔ جہاں میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا اور ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں بڑی بڑی جماعتیں پیدا کر دی ہیں۔ اور خود مسیح موعود اسوقت اپنا روحانی اثر ڈال رہے ہیں۔ اور کوئی طاقت انشاء اللہ اس پودہ کو اب نہیں اکھاڑ سکتی۔ وہاں یہ بھی عذر کرتا ہوں کہ یہ لوگ ابھی نئے ہیں۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کمائی نہیں کرتا۔ ابھی آپ ماں کی طرح صرف دو اور برس دودھ پلائیں۔ اور اس طرف پوری توجہ کر کے اس کی پرورش کریں۔ اور پھر تربیت کی طرف خیال کریں۔ یہ ہونہار بچہ جلد جوان ہو گا۔ اور میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھتا ہوں کہ نائیجیریا کی جماعت ہندوستان کی جماعتوں سے اگر بڑھیگی نہیں تو کم از کم ہمسری ضرور کریگی۔

میرے اللہ تو میرے دل اور میری محنت کو جانتا ہے۔ ایسا ہو کہ مرنے سے پہلے میں اس بیج کو پھولتا پھلتا اور پھیلتا دیکھ لوں۔ آمین ثم آمین۔ آپ اس مشن کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور نظارت تبلیغ کو انکی مالی مشکلات سے سبکدوش کر دیں۔

## گولڈ کوسٹ میں کام

عزیز فضل الرحمان نہایت تندہی کوشش محنت اور قربانی و جانفشانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کام کر رہے ہیں۔ سالٹ پانڈ کے مدرسہ میں مدرسین و طلبار کو دین سکھاتے۔ مقامی لیگوس کے مسلمانوں اور ہوسا نوجوانوں کو قرآن پڑھاتے ہیں۔ جماعتوں کے معائنوں میں مصروف ہیں۔ نئے مدارس کھولنے کا مشورہ کر رہے ہیں۔ اکثر پیدل سفر کرتے ہیں۔ ایک موقع پر "کی جبا کر" دوسرے موقع پر نمک مرچ سے ڈبل روٹی کھا کر وقت گذارا۔ بارش و بیماری میں بھی سفر کرنے اور تبلیغ کے مقدس فرض میں کوتاہی نہیں کی۔ خدا کی قسم۔ گولڈ کوسٹ کا کام خصوصیت سے جان پر کھیلنا ہے۔ اور میرے سوا اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ احباب اس نوجوان باہمت مبلغ کے لئے دعا فرما دیں۔

## ۱۱۷ نو احمدی فضل الرحمان کے ذریعہ

عزیز فضل الرحمان جب سالٹ پانڈ پہنچے تو انکو فارمینا نام مقام سے جو سالٹ پانڈ سے قریباً ایک سو میل سے زیادہ فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔ خط آیا ہوا تھا۔ اور سفید مبلغ کی مانگ تھی۔ میں گوکو ماسی تک چلا گیا تھا۔ مگر اس علاقہ کا مجھے علم نہ تھا۔ گولڈ کوسٹ کے تمام اطراف بلکہ کل ساحل و اندرون افریقہ میں "سفید مبلغ کی آمد" کا چرچا ہے۔ لیکن ایک شخص کہاں کہاں جا سکتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے عزیز موصوف کو موقعہ دیا۔ کہ وہ اس مقام پر جائیں۔ وہ سالٹ پانڈ سے ۷۰ میل تک المینا نام مقام پر بذریعہ موٹر گئے۔ مگر بارش میں۔ المینا سے ایک چھوٹی ریل گاڑی کشتی بکنڈی جاتی ہے جس پر سواری کرنا موت خریدنا ہے۔ غریب مبلغ اسمیں سوار ہوا۔ اور زکام۔ بخار۔ ضعف دل کی حالت میں بکنڈی پہنچا جہاں احمدیوں کے مکان تلاش کرنا پڑا۔ کے وارد ہوا۔ بکنڈی سے بخار میں ایجکا کوری نام ریلوے سٹیشن پر سخت سرد اور بارش سے لاچار بھیگنے کی حالت میں وارد ہوا۔ اب اس مقام سے منزل مقصود ۔ ۱ میل تھا وہاں تک ڈولی میں گیا۔ اور ایک ہفتہ قیام کر کے اور متواتر تبلیغ و تعلیم کے اثر سے یہ تمام لوگ احمدی ہو گئے۔ انکی تعداد ۱۱۷ ہے۔ اور اخلاص کا کامل نمونہ دکھایا۔ ایک دنبہ۔ مرغیاں اور نقدی۔ اور ۱۰ میل تک پیدل سٹیشن تک ان کے ساتھ آئے۔ احباب انکی استقامت کے لئے دعا کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان۔ مورخہ ۳۱ ر اگست ۱۹۲۲ء

# ہندوستان میں اسلام کس طرح پھیلا

سیلون کے احمدی انگریزی اخبار مسیح میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے۔ جسے اردو کا جامہ پہنا کر احباب کرام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

مذہبی تشدد اور زبردستی مسلمان بنانے کی مثالیں مخالفین اسلام نے اکثر ہندوستان سے ہی لینے کی کوشش کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خال خال کہیں ایسے واقعات بھی ہوئے ہوں۔ لیکن یہ کہنا کہ ہندوستان میں اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ ایک بے بنیاد دعویٰ ہے۔ یہ بات کہ مسلمانوں کے عہد میں ہندوؤں کو پوری پوری مذہبی آزادی تھی۔ اس سے عیاں ہے کہ دہلی اور آگرہ کے اضلاع میں جو اسلامی حکومت کا مرکز تھا۔ آجکل بھی مسلمانوں کی آبادی کا تناسب دس اور پچیس فیصدی سے زیادہ نہیں۔ دیکھو کتاب "ہندوستان کے مذاہب" مصنفہ ہنٹر صاحب

ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں میں سے سب سے زیادہ متعصب اورنگ زیب عالمگیر کو بتایا جاتا ہے۔ لیکن تاریخ سے کہیں پتہ نہیں چلتا۔ کہ اس نے کسی کو زبردستی مسلمان بنایا ہو۔ احکامات اور رقعات عالمگیری سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ نہایت ہی غیر متعصب بادشاہ تھا۔ مسٹر آرنلڈ اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" میں لکھتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب کے بعض رقعات اور احکامات سے جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ مترشح ہوتا ہے۔ کہ وہ مذہبی غیر جانبداری کا ایک ایسا زرین اصول مقرر کرتا ہے۔ جو دوسرے بادشاہوں کے لئے ایک نمونہ ہو سکتا ہے۔

ایک دفعہ شہنشاہ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ دو آتش پرست پارسیوں کو جو سلطنت میں تقسیم تنخواہ کے عہدے پر سرفراز تھے نکال دے اور ان کی جگہ دو مسلمانوں کو جو تاج کے پورے وفادار تھے۔ نامزد کرے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا۔ کہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء کہ اے مسلمانوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ کہ دنیاوی کاموں میں مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اور نہ اس قسم کے دنیاوی کاموں میں مذہبی تعصب کو جگہ دینی چاہئے۔ اور ساتھ ہی قرآن کریم کی اس آیت کی طرف بھی اشارہ کیا۔ کہ لکم دینکم ولی دین۔ یعنی تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے۔ اور فرمایا۔ کہ اگر پہلی آیت جو معترض نے اپنے دعویٰ کی تقویت میں پیش کی ہے اسکا یہی مطلب ہے۔ کہ دنیاوی معاملات میں بھی اسکا اطلاق ضروری ہے۔ تو پھر ہمیں چاہئے۔ کہ ہم راجاؤں کو اور ان کی رعیت کو بھی تباہ کر دیں۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ سرکاری آسامیاں صرف لیاقت کی بنا پر دینی چاہئیں۔ نہ کہ کسی اور بنا پر وہ آیت جس کی طرف اورنگ زیب کے معترض نے اشارہ کیا ہے۔ ہر ایک غیر مسلم پر نہیں لگتی۔ یہ تو صرف عرب کے ان مشرکین کے متعلق ہے جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے تلوار اٹھائی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کو "میرے دشمن اور تمہارے دشمن" قرار دیا گیا ہے۔ جن غیر مسلموں نے مسلمانوں پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ ان کے متعلق نہایت نرمی کا سلوک کرنے کا ارشاد خداوندی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ تمہارے ساتھ دین کی خاطر نہیں لڑے۔ اور انہوں نے تم کو اپنے گھروں سے نہیں نکالا۔ ان کے متعلق خدا تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ تم ان کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو۔ کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ وہ صرف انہی لوگوں سے تم کو دوستانہ کرنے سے روکتا ہے۔ جو مذہب کی خاطر تمہارے ساتھ لڑے ہیں۔ اور انہوں نے تمہیں اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ اور نکالنے میں مدد دی ہے۔ اور جو کوئی ان سے دوستانہ رکھے وہ ظالم ہے۔

جن بہادروں نے ہندوستان کو فتح کیا ہے۔ وہ تلوار چلانے والے نہ تھے۔ بلکہ امن کے شہزادے تھے۔ ان کی فتوحات دنیاوی بادشاہوں کی فتوحات سے کہیں زیادہ شاندار تھیں۔ وہ خاموشی سے دلوں کو فتح کرتے جاتے تھے۔ ان کے ساتھ نقارے نہ تھے جن پر بوقت جنگ ضرب پڑتی ہو۔ اور نہ توپیں تھیں جن کی آوازیں دلوں کو ہلا دیتی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ مورخوں نے ان کے کام کی کوئی یادداشت نہیں رکھی۔ لیکن ہندوستان کے کروڑوں مسلمان ان کے خاموش مگر عظیم الشان کام کی زندہ مثالیں ہیں۔ ان بزرگوں نے ہندوستان میں ایسے مرکز منتخب کئے۔ جو بت پرستی کے مرکز تھے۔ انہوں نے اپنے وہیں جھنڈے گاڑے اور جب تک ہزاروں مسلمان اپنے اردگرد نہیں دیکھ لئے وہ اس زمین پر سے اٹھائے نہیں گئے۔

مسٹر ارونگ آئی۔ سی۔ ایس نے ۱۹۱۱ء میں بمقام شملہ پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک لیکچر دیا تھا۔ ان کے مضمون کی سرخی تھی۔ "پاکپٹن کے شیخ فرید" اس لیکچر میں فاضل لیکچرار نے بتایا کہ پاکپٹن ہندوؤں کی مشہور عبادت گاہ تھی۔ اور اسلام کی لہر جو مغرب سے ہندوستان کی طرف امڈی چلی آتی تھی۔ اس کی روک تھام کرنے میں پاکپٹن کا ایک بڑا حصہ تھا۔ لیکن شیخ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ نے اس مرکز کو فتح کر لیا۔ اور تمام گرد و نواح کا علاقہ آپ کی مریدی میں آ گیا۔ شیخ کا پاکپٹن کو فتح کر لینا ہمیں بتاتا ہے۔ کہ کس طرح مسلمان اولیاء اور بزرگ اس وقت ہندوستان کو فتح کر رہے تھے۔

مگر شیخ اس مقدس گروہ کے ایک فرد تھے جو ہندوستان میں اسلام پھیلانے کی غرض سے آئے تھے۔

"پریچنگ آف اسلام" کا عیسائی مصنف لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے اولین مسلمان بزرگوں میں سے ایک عظیم الشان بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی تھے۔ جنہوں نے راجپوتانے میں سب سے پہلے اسلام پھیلایا۔ آپ نے ۱۲۳۳ء [illegible] بمقام اجمیر

انتقال فرمایا۔ آپ کا وطن مالوف سجستان تھا۔ جو ایران کے مشرق میں ہے۔ کہتے ہیں کہ جب خواجہ صاحب مدینہ منورہ کی طرف تشریف لیجا رہے تھے۔ تو آپ کو ہندوستان میں کفار کو دعوت اسلام دینے کا کام سپرد ہوا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا میں آپ سے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ملک ہند آپ کے سپرد کیا ہے آپ وہاں جائیں۔ اور اجمیر میں قیام کریں۔ آپ اور آپ کے ہمراہیوں کے تقویٰ کی وجہ سے بعونہ تعالیٰ اسلام وہاں ضرور پھیل کر رہیگا۔ خواجہ صاحب نے اس حکم پر لبیک کہا۔ اور اجمیر کی طرف چل پڑے۔ اجمیر اس وقت ایک ہندو راجہ کے ماتحت تھا۔ اور چاروں طرف بت پرستی کا زور تھا۔ پہلا شخص جس نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی وہ ایک جوگی تھا جو خود راجہ کا مذہبی گرو تھا۔ آہستہ آہستہ آپ کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جو ہندو مذہب کی صفوں کو کاٹتے ہوئے آپ کے پاس پہنچے تھے۔ خواجہ صاحب کی شہرت تمام شہر میں ہو گئی۔ اور لوگ جوق جوق آپ کی خدمت میں جمع ہونے لگے۔ آپ ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے کہتے ہیں کہ جب آپ اجمیر کو آ رہے تھے تو دہلی میں سات سو آدمی آپکے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے۔ وقت کی تنگی مجھے ان تمام بزرگوں کا ذکر کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں اشاعت اسلام کرتے رہے۔ ان کا مختصر حال ہمیں کتاب "دعوت اسلام" میں مل سکتا ہے۔ میں صرف ایک اور بزرگ کا ذکر کرونگا جنہوں نے ہندوستان میں اس وقت قدم رکھا جب یہ ملک بت پرستی کی تاریک گہرائیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

ان کا نام نامی سید اسمٰعیل بخاری ہے (المعروف داتا گنج شکر) آپ سب سے پہلے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے لاہور میں اسلام کا وعظ کیا۔ آپ ۱۰۰۵ء میں یہاں آئے۔ دینی و دنیاوی علوم میں آپکو کمال حاصل تھا۔ ہزاروں لوگ آپکا وعظ سننے آتے۔ آپکی ایک فارسی کتاب کا انگریزی میں ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔ آپ کا مقبرہ ابھی تک لاہور میں مرجع خواص و عام ہے۔ مسلمان مشنریوں کا یہ مقدس گروہ شمالی ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ مشرق میں بنگال میں بھی اشاعت اسلام کر رہا تھا۔ ہندوستان کے کسی حصے میں یہ بزرگ کام کر رہے تھے۔ اور ہر ایک کی محنت کے وقت [illegible] خیر میں نکلے۔ موجودہ مسلمانان ہند انہی کی محنتوں کا ثمرہ ہیں۔ یہ اسلام کے سپاہی انہی میدانہائے کارزار میں اسوقت آرام کر رہے ہیں۔ جنہیں وہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے نبرد آزما تھے۔

خاکسار۔ علی محمد بی۔ اے

## مذہب کی تحقیقات کیلئے جاپانی وفد

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ ایک جاپانی کمشن اس بات کیلئے مقرر ہوا ہے کہ تمام دنیا میں دورہ کرکے اس امر کی تحقیقات کرے۔ کہ جاپان کے لئے کونسا مذہب سودمند اور اطمینان بخش ہے یہ کمشن جن سوالات کے جوابات مختلف مذاہب کے پیروؤں سے حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) آپکا مذہب اختیار کرنے سے ہمیں کیا سہولت ہوگی۔ (۲) ہمیں آپ کے مذہب سے کیا تسلی ہوگی۔ (۳) آپ کے مذہب کو دیگر مذاہب پر کیا تفوق حاصل ہے۔ (۴) آپکا مذہب ہماری آزادی پر پابندیاں تو عاید نہیں کریگا۔ (۵) آپکا مذہب دنیوی ترقی کی راہ میں تو حائل نہ ہوگا۔ (۶) آپکا مذہب ہماری روحوں کو تو خوف زدہ نہ کریگا۔ (۷) آپ کے مذہب میں خدا کا کیا مرتبہ ہے۔ (۸) آپ کے مذہب میں جنس لطیف کی کیا حیثیت ہے۔ (۹) آپکا مذہب عدم تشدد کے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے۔ اگر فی الواقعہ جاپان نے اس قسم کا کوئی وفد تجویز کیا ہے تو ہم اس کے ہندوستان میں آنے پر اسلام کی طرف سے اس کا بڑی خوشی کے ساتھ خیر مقدم کرینگے اور اس کے مجوزہ سوالات کے شرح و بسط کے ساتھ جواب ہم اپنی طرف سے دینگے جو بفضل خدا ایسے مدلل اور معقول ہونگے۔ کہ دنیا کے اور کسی مذہب میں ان کی مثال نہ مل سکیگی۔

## ایک عبرتناک موت

قادیان میں غیر احمدیوں کا جو جلسہ محض ہماری دل آزاری اور تکلیف دہی کیلئے گذشتہ ایک دو سالوں سے ہوتا ہے۔ اس کے بانیوں میں سے ایک شخص "ظفر الحق" بٹالہ میں رہنے والا بھی تھا۔ جو اخراجات کے لئے روپیہ فراہم کرنے میں بہت بڑا حصہ لیتا تھا۔ اور اسی وجہ سے جلسہ کی کاروائی اس کے انتظام کے ماتحت ہوتی تھی۔ اسی سال کے ماہ مارچ میں جب یہ جلسہ ہوا تو ہماری طرف سے تبادلہ خیالات کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی چیلنج دیا گیا۔ جسے کسی نے منظور تو کیا کرنا تھا حسب معمول ٹال دیا گیا۔ اور بہانہ یہ بنایا کہ مباہلہ بٹالہ میں کیا جائیگا۔ اسی وقت ظفر الحق مذکور نے بھی مباہلہ میں شمولیت کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ بلکہ یہ بھی اعلان کیا کہ بٹالہ میں [illegible] سب کے قیام اور طعام کا میں ذمہ لیتا ہوں۔

اس طرح اس شخص نے ان لوگوں سے مباہلہ کا پہلو تہی کرنیکی کوشش کی جنہیں دعوت مباہلہ دی گئی تھی۔ لیکن اس واقعہ سے چند ہی ماہ بعد جیسی عبرتناک موت اس شخص کی ہوئی ہے۔ وہ دوسروں کے لئے نہایت ہی سبق آموز ہے۔

اخبار وکیل امرتسر ۲۴ر اگست میں اس کی موت کا واقعہ اس طرح لکھا ہے۔ کہ یہ شخص ۱۲ بجے گھر کھانا کھانے کیلئے آیا اور تازہ پانی لینے کے لئے کوئیں پر گیا۔ اتفاقاً ڈول کوئیں میں گرا ہوا تھا۔ اس کو نکالنے لگا۔ مگر بجائے اسے نکالنے کے خود کوئیں میں گر پڑا سر پر سخت چوٹ لگی۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد کوئیں سے نکالا گیا۔ جبکہ عدم آباد سدھار چکا تھا۔

کاش یہ عبرتناک انجام کسی کے لئے فائدہ بخش ثابت ہو۔ تعجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اس کا ذکر اپنے اخبار میں نہیں کیا حالانکہ جلسہ میں اسے اپنا دایاں بازو سمجھا کرتا تھا۔

## گائے کی قربانی اور گاندھی جی کا اخبار

گاندھی جی کا اخبار ینگ انڈیا قربانی گائے کے متعلق مسلمانوں کی پوزیشن کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے

"جو لوگ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے جذبات و احساسات کا احترام ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بقر عید کی تقریب پر گائے کی قربانی دینے سے احتراز کرنا چاہئے اس بارے میں مسلمانوں کے مذہبی فرائض کے متعلق امور واقعہ سے مطلق آگاہ نہیں مسلمانوں کو مذہباً حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ بقر عید کے موقع پر ہر سال اپنے گھروں میں ایک بکری فی مرد و زن و بچہ کے حساب سے قربانی دیں۔ ان کے مذہبی آئین و قانون کے مطابق ایک گائے یا بیل سات بکریوں کے برابر ہے۔ اس طرح غریب لوگوں کے اخراجات میں بڑی بھاری تخفیف ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات دو یا تین گھر باہم ملکر ایک بیل کی سات اشخاص کے حساب سے قربانی دیتے ہیں۔ اگر بیل یا گائے کی قربانی سے احتراز کیا جائیگا۔ تو بیچارے غریب گائیوں سے سات گنی زیادہ بکریاں یا بھیڑیں قربانی دینے کیلئے مجبور ہو جائینگے لہذا اسلئے ان کے اخراجات بہت زیادہ ہو جائینگے۔ یہ ایک ضروری و مفید بات ہے۔ کہ ہر وہ ہندو جو اس امر پر مصر ہے کہ اسکے مذہبی احساسات کا احترام کیا جائے اس معاملے کے دوسرے رخ پر بھی اچھی طرح نظر دوڑائے۔"

اگر ہندو صاحبان ینگ انڈیا کی اس رائے کے مطابق عمل کریں تو آئے دن قربانی گاؤ کے روکنے کے متعلق جو ناگوار واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ ان کا انسداد ہو سکتا ہے۔ اور اسے ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد بنانے پر زور دینے والوں کو اس کی نزاکت سمجھ آ سکتی ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کے مذہبی امور میں سے ایک ہے جیسا کہ ینگ انڈیا نے صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف کیا ہے۔ اور مسلمان کبھی دنیوی باتوں کے لئے مذہبی امور کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

# دیو سماجیوں کو جواب

## قرآن میں آم کا ذکر کیوں نہیں

اخبار جیون تت دیو سماجی فرقہ کے آرگن نے مسلمان عالموں سے ایک سوال کیا ہے۔ جو یہ ہے کہ قرآن شریف میں جنت یا بہشت کے متعلق جو بیان آتا ہے۔ اسمیں آم کی موجودگی کا بھی (جو ہندوستان کا بہت مشہور اور اچھی قسم کا پھل ہے) کہیں تذکرہ آتا ہے۔؟

اول تو یہ معلوم نہیں کہ ایڈیٹر صاحب جیون تت (جو خدا تعالیٰ کے سخت منکر ہیں۔ اور جو بہشت و جنت کو ایک وہمی وجود سمجھتے ہیں۔) کو جنت کے میووں اور پھلوں کی کیوں فکر پڑ گئی ہے۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ ان جنتی پھلوں میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ ہاں اگر آم کی موجودگی کا یقین دلانے پر تم سب کچھ ماننے پر تیار ہیں تو دوسری بات ہے ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن مجید کوئی پھلوں اور میووں کی فہرست کی کتاب نہیں ہے۔ کہ اسمیں ہر پھل کا ذکر ضروری ہو۔ وہ تو روح کو سدھارنے اور انسان کو اس کی بناوٹ کے مطابق اعلیٰ کمالات تک پہنچانے کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے۔ جو اسپر عمل کرے وہ پھل پائے۔

دوم جنت اور بہشت کی حقیقت پہلے سمجھنی چاہیئے۔ اس کے لئے پہلے خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جب تک کوئی یہ اصولی مسائل نہ سمجھے۔ فروعی باتوں پر اعتراض فضول اور تضیع اوقات ہے۔

مختصر طور پر عرض کردوں۔ جنت انسان کے اعمال کے اظلال و آثار کا نام ہے۔ انسان کی جنت اور دوزخ کی بنیاد اس کے اندر سے پڑتی ہے۔ دوزخ کی حقیقت نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ میں بتائی کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی بھڑکتی آگ ہے۔ جو دلوں پر سے شعلہ زن ہوتی ہے۔ اور جنت کی بابت مثل الجنۃ التی وعد المتقون فرمایا۔ کہ مثال اس جنت کی یہ ہے یعنی اس دنیا کی چیزوں سے محض اسمی یعنی نام کا اشتراک ہے۔ ورنہ اس سے کچھ نسبت نہیں۔ اسی واسطے ہمارے رسول کریم نے فرمایا کہ جنت کی نعمتیں ایسی ہیں۔ کہ جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں۔ نہ کسی فرد بشر کے دل پر گذریں پس گو جنت کے پھلوں کا اس دنیا کے پھلوں سے نام کا اشتراک ہے تو بھی ان کی لذت ان کی حقیقت جداگانہ ہے۔ وہ دراصل ہمارے نیک اعمال جو ہم اس دنیا میں کرتے ہیں۔ اگلی دنیا میں متمثل ہو جائینگے اور اس کے سمجھنے کے لئے عقل کی ضرورت ہے۔ اس موٹی سمجھ سے کام نہیں چلے گا۔ جس کے رو سے ایک انسان ضعیف البنیان کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کیا جاتا اور اس سے نیکی بدی دکھ سکھ کے خواستگار ہوتے ہیں اور اسکی مورت کی مہما کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ حالانکہ وہ آپ اپنے آپ کو دکھوں اور مصیبتوں سے نہیں بچا سکتا۔

اخیر میں یہ بھی بتادوں کہ قرآن مجید میں انار۔ انگور۔ سیب کا نام اس لئے آگیا ہے کہ محققین یورپ نے بھی ان پھلوں کو انسانی غذا قرار دیا ہے۔ مگر آم وغیرہ کوئی خاص غذائیت نہیں رکھتے۔ باوجود اس کے میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے۔ اور اس نے یہ فرما کر کہ ان المتقین فی ظلٰل و عیون۔ و فواکہ مما یشتھون۔ کلوا واشربوا ھنیئا بما کنتم تعملون۔ انا کذالک نجزی المحسنین۔ (سورہ مرسلت پارہ ۲۹ رکوع ۲) تمام معترضوں اور سائلوں کو جواب دیدیا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ متقی گناہوں سے بچنے والے اور خدا کو سپر بنانے والے سایوں اور چشموں کے کنارے ہونگے۔ اور انہیں ہر قسم کے میوے ملینگے جن کو ان کی طبیعت چاہے۔ کھاؤ اور پیو اس کے بدلے میں جو تم نیک اعمال کرتے تھے۔ اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ مما یشتھون (جس پھل کو طبیعت چاہے ملے گا۔) فرما کر تمام خواہشوں کو پورا کر دیا۔ آپ تو صرف آم کا پتہ پوچھتے ہیں۔ اس چھوٹی سی آیت میں دنیا کے تمام میووں اور پھلوں کا ذکر ہے جن کو ایک سلیم الفطرت شریف انسان چاہے۔ ایسا ہی ولھم فیھا ما یشتھون دوسرے مقام پر فرما کر بتا دیا کہ جنت میں ہر قسم کی آسائش و آرام کے سامان ہونگے۔ تاکہ آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ اسمیں فلاں چیز نہیں۔ تمام اشیاء کی فہرست تو کئی مجلدات میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ اس لئے ایک ہی فقرے میں سب سوالوں کا جواب دیدیا۔ ورنہ اگر آم کا ذکر ہوتا۔ تو کل ایک اور صاحب اٹھتے اور وہ کہہ دیتے تربوز اور خربوزے کا نام نہیں۔ یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے۔ اور یہی اعجاز خدا و زمین و آسمان پر ایمان لانے کے لئے کافی رہنمائی کر رہا ہے۔ (انکمل)

# پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کی ایک کتاب کی اصلاح

پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی نے جو ریڈروں کا سلسلہ مدارس کے لئے منتخب کیا ہے اسمیں ریڈر نمبر ۴ میں اسلام کے خلاف ناجائز حملے کئے گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ خلفاء نے مذہب جبراً پھیلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین غریب تھے۔ اور یہ کہ آپ کا پیشہ شتربانی تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) نے نہایت پرزور مضمون رسالہ مذکور نمبر ۳ جلد ۲۱ میں اسکی تردید میں شائع کیا۔ اور ان بیہودہ امور کو لغو ثابت کیا۔ جیسا کہ پہلے بھی ہمارے رسالہ جات اور اخبارات میں ان اعتراضات کی تردید ہوتی رہتی ہے۔ صاحب موصوف نے مجھے بھی تحریک کی کہ میں گورنمنٹ پنجاب کو اس کی اصلاح کی طرف متوجہ کروں۔ چنانچہ خاکسار نے بھی جناب وزیر تعلیم صوبہ پنجاب کی خدمت میں اس رسالہ کو بھیجکر ضروری اصلاح کی درخواست کی اور صاحب ممدوح کو بتایا کہ حال میں ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف بہادر نے بھی میرے لکھنے پر فوجی المناک میں سے اسی قسم کی غلطیوں کی اصلاح کی ہے۔ اور یہ کہ جبکہ ایسی کتاب کی اصلاح بھی حکام فوجی نے فرما دینے کا حکم صادر کیا۔ جو کہ محض فوجیوں کے استعمال کے لئے ہے۔ تو پھر آنجناب ان کتابوں

کی اصلاح میں دریغ نہ فرمائینگے۔ جو مدارس کے لئے منتخب کی گئی ہیں۔ جن میں مسلمان طلبا اور اساتذہ حصہ لیتے ہیں۔ میں نے اس تحریر کی ایک نقل صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب اور ایک سکرٹری صاحب ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کو بھی بھیجدی تھی۔ صاحب وزیر تعلیم کیطرف سے گو تاحال کوئی جواب صادر نہیں ہوا ہے مگر ٹیکسٹ بک کمیٹی کے سکرٹری صاحب نے بہت جلد توجہ فرما کر مجھے چٹھی بھیجی ہے۔ کہ بہت جلد اس کی اصلاح کر دیجائیگی۔ اور ساتھ ہی صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے ریڈر مذکور مولوی محمد دین صاحب ہی کے پاس بھیجدیں درخواست بھیجی کہ وہ خود اس کی اصلاح فرمادیں۔ یہ نتیجہ بھی صاحب وزیر تعلیم صوبہ پنجاب کی بیدار مغزی کا ہے۔ کہ ماتحت حکام نے فوری توجہ فرما کر اصلاح کی طرف رخ کیا۔ اور بہترین طریقہ اختیار کیا ہم سکرٹری صاحب ٹیکسٹ بک کمیٹی اور ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دینے میں کوئی تاخیر نہیں فرمائی اس کے ساتھ یہ کہنا بھی بے جا نہیں ہے کہ یہ روح وزیر تعلیم صوبہ پنجاب کی بیدار مغزی اور صحیح انجام دہی فرائض سے پیدا کر دی ہے۔ ورنہ ایسے کاموں میں کافی عرصہ دراز کی جانکاہی پر بھی شاید ہی مسلمان ممبران ٹیکسٹ بک کمیٹی معاف فرمائینگے۔ اگر میں یہ سمجھوں کہ ان کا وجود کمیٹی مذکور میں اسیوقت کارآمد ہو سکتا ہے۔ جب وہ اپنے مذہب کی صحیح وکالت کریں۔ اگرچہ ان کے مشاغل کثیر ہیں۔ تاہم ان کا فرض تھا کہ وہ اپنی ممبری کی حالت میں ایسے نفرت خیز فقرات ٹیکسٹ بک میں کبھی داخل ہونے دیتے۔ کیا ان کے ہم عصر ممبران کی ایسی غلطی کی کوئی مثال وہ دکھا سکتے ہیں۔ غالباً نہیں تو پھر کیا یہ ان کی عدم توجہی کا ثبوت نہیں ہے ہے۔ اور ضرور ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ ہوشیار رہینگے۔ اور خدا و رسول کے علاوہ شرمندگی دنیا سے بھی بچینگے۔ میں سررشتہ تعلیم پنجاب کا شکر گذار ہوتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

نیاز مند ذوالفقار علی خاں۔ ناظر امور عامہ

# آنریبل میاں فضل حسین کی تعلیمی پالیسی کے

## متعلق گورنمنٹ پنجاب کا اعلان

پنجاب میں ایک عرصہ سے میاں فضل حسین وزیر تعلیمات کی حکمت عملی کے برخلاف بہت کچھ مخالفت ہو رہی تھی۔ آخر کار اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جناب گورنر پنجاب کی خدمت میں ایک یادداشت ارسال کی گئی۔ جو مقامی کونسل کے اکثر ہندو اور سکھ ارکان کیطرف سے تھی اس موقعہ و محل پر حکومت پنجاب نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں ان تمام ملازمتوں کے تقرر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو وزیر تعلیمات کے عہد حکومت میں ہوئے۔ یہ سرکاری اطلاع حسب ذیل ہے:-

حسب ذیل ملازمتوں کا تقرر ترقی کے ذریعہ ہوا

(۱) بھائی گوپال سنگھ چاؤلہ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (۲) لالہ شو رام پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (۳) سردار کشن سنگھ انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر (۴) شیخ نور الٰہی انسپکٹر مدارس حلقہ ملتان (۵) مرزا محمد سعید پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور حال در دفتر حکومت ہند۔ (۶) مسٹر ای ٹائیڈ مین انسپکٹر و ڈائرکٹر معلمین پنجاب (۷) لالہ مہری داس رجسٹرار (بحال) امتحانات محکمہ جات

ان میں سے شمارہ ایک اور پانچ کو جناب وزیر ہند نے یکم جنوری ۱۹۲۱ء سے پہلے حکومت پنجاب کی سفارش پر متعین کیا اور شمارہ ۲۔ ۶۔ ۷ کو یکم جنوری کے بعد حکومت پنجاب کی سفارش سے جناب وزیر ہند نے متعین کیا۔ باقی رہے تین۔ سو ان میں سے ایک یورپین اور دو ہندو ہیں۔

براہ راست صرف ایک تقرر ہوا۔ جو مسٹر جے پی سیٹھ ایم۔ ایس سی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کا تھا۔

حسب ذیل سترہ تقرر پنجاب کی ملازمت تعلیمی میں ترقی کے ذریعہ ہوئے۔

لالہ سانند لیکچرر ملتان کالج۔ غلام محی الدین پرنسپل گورنمنٹ ہائی و نارمل سکول کیمبل پور۔ بھگوان داس ڈسٹرکٹ انسپکٹر ملتان (فوت ہو گئے) ہرکشن داس ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر۔ نرائن سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر شاہ پور نرائن داس گپتا پرنسپل دھرمسالہ۔ سوہن لال ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ۔ سکھ دیال پرنسپل راولپنڈی۔ ہیرا لال ڈسٹرکٹ انسپکٹر سیالکوٹ۔ بھگت سنگھ لیکچرر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور۔ چوہدری گیان سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گورداسپور۔ بھگوان سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہوشیار پور۔ گوردتہ مل لیکچرر ٹریننگ کالج لاہور۔ سوامی نند رام ڈسٹرکٹ انسپکٹر گوجرانوالہ۔ عبد اللطیف ڈسٹرکٹ انسپکٹر راولپنڈی محمد اسحٰق ڈی۔ آئی۔ لاہور۔ اور مچھمن داس مہادل زراعت لائل پور پنجاب کی ملازمت تعلیمی میں حسب ذیل سات تقرر براہ راست کئے گئے۔ مسٹر برکت اللہ لیکچرر گورنمنٹ کالج۔ بشیر محمد وائس پرنسپل میو سکول آف آرٹ لاہور۔ محمد رشید لیکچرر ملتان کالج تارا سنگھ لیکچرر لدھیانہ کالج احمد حسین لیکچرر گورنمنٹ کالج لاہور۔ حاکم علی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول منٹگمری مہان سنگھ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔

یعنی سارے تقرر ۲۴ ہوئے جن میں سے گیارہ ہندو سات مسلمان پانچ سکھ ایک دیسی عیسائی (جس نے ملازمت ترک کر دی ہے) اور مسلمانوں کے تقرر میں سے شیر محمد پرنسپل میو سکول آف آرٹ کا تقرر دوبارہ ہے۔

سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ پنجاب کے تعلیمی محکمہ میں تقرریاں کرتے ہوئے نہ صرف کسی قسم کی رعایت نہیں کی گئی بلکہ ان کو پورا حق بھی نہیں دیا گیا۔ اور ان کے مقابلہ میں ہندو اور سکھوں کو باوجود مسلمانوں سے آبادی کے لحاظ سے قلیل التعداد کے زیادہ حصہ ملا ہے۔ اس پر بھی اگر ہندو اور سکھ صاحبان وزیر تعلیم پنجاب کے خلاف واویلا کریں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے حق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ مسلمانوں کے حقوق پر پہلے سے بھی زیادہ تصرف حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور وزیر تعلیم کو خواہ مخواہ بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ گورنمنٹ پر ان لوگوں کا یہ ارادہ اور منشاء اچھی طرح واضح ہو گیا ہوگا۔ اور وہ کوئی ایسی کارروائی نہیں کریگی جس سے مسلمانوں کے حقوق اور زیادہ معرض خطر میں پڑ جائیں۔ کیا ہندوؤں وغیرہ کیطرف سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے جو یہ مسلسل اور خطرناک سعی ہو رہی ہے۔ یہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی نہیں ہے

کیا آپ پیارے پیارے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور فائدہ خلق اللہ کے لئے اس نہایت تجربہ کار اور بیدار مغز اور خیر خواہ ہر بنی نوع انسان حکیم الامۃ مولانا مولوی **نورالدین** صاحب شاہی حکیم کا وہ مجرب المجرب نسخہ پورے طور پر طیار کیا ہے جس سے کتنی گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے **بچوں سے خالی** تھے۔ یہ وہ گھر ہیں۔ جو **اسقاط حمل** کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی۔ **داغ مفارقت** دے کر راہ دارالبقاء لیتے تھے۔ یا جن کے حمل قبل از وقت **ضائع** ہو جایا کرتے تھے۔ یا **مردہ** پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے کلیجے کے ٹکڑے ہوتے ہوتے **مایوس** اور ناامید ہو چکے تھے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی گھر بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں اور ان **گولیوں** کا استعمال کرائیں۔ اور **پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کریں**۔ ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھائے۔ قیمت فی تولہ عہ چار تولہ سے چھ تولہ تک کے خریدار کو خاص رعایت دی جاویگی ایک نغمہ

**مکرم محمد اسمٰعیل یار خانصاحب** انسپکٹری سے تحریر فرماتے ہیں:۔ جناب من السلام علیکم آپ سے ایک شیشی اکسیر جنین خرید فرما منگوائی تھی اُدھر فائدہ ہوا۔ ایک شیشی اور مرحمت فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔

---

**جناب غلام فرید خانصاحب**

ٹھیکیدار ضلع گورداسپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ سے مرض اٹھرا کی گولیاں لی تھیں چونکہ میرے گھر میں وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ فی الحال اسی قدر گولیاں بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر خود کسی وقت حاضر خدمت ہو کر کثیر مقدار میں آپ سے لے آؤنگا۔

---

مکرم معظم حکیم مولوی غلام محمد صاحب امرتسری شاگرد حضرت ممدوح تحریر فرماتے ہیں۔ حب اکسیر جنین بفضلہ تعالیٰ بہت ہی نفع مند و مفید ہے حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول نورالدین کے معمول و مجربات میں سے بیشک اکسیر النفع دوائی ہے حضرت مرحوم سے خاکسار نے ان حبوب اکسیر جنین کے متعلق جو سنا ہے وہ خاکسار کے تجربہ میں اب تک آیا ہے وہ شہادت بالا سطور میں تحریر کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسکے حاجتمند کو فائدہ دے۔

---

جناب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تحریر فرماتے ہیں میں نے بہت سے مریضوں کو حب اکسیر جنین منگوا کر استعمال کرائی ہیں۔ جو کہ مرض اٹھرا کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید و مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ لہٰذا میں اس تجربہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ اس مرض کیلئے جو استعمال کریگا انشاء اللہ فائدہ اٹھائیگا۔

---

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر چرم قادیان یہ گولیاں اکسیر جنین ایسی مجرب ہیں کہ میں اپنے گھر میں ہمیشہ استعمال کراتا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسوقت میرے تین لڑکے موجود ہیں۔ یہ گولیاں اٹھرا کی بیماری کے لئے خدا کے فضل سے مفید و بابرکت ہیں۔ میں نے اور کئی لوگوں پر استعمال کرایا جو کہ اٹھرا کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکو بھی آرام ہوگیا۔ میرے خیال میں یہ گولیاں ہر طرح سے بے مثل ہیں انکی ثانی کوئی دوائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گولیوں میں برکت دے اور اپنی مخلوق کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

**چند سارٹیفکیٹ بھی ہدیہ ناظرین ہیں**

جناب کرم فرما حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں حب اکسیر جنین بیشک اٹھرا کی مرض میں اکسیر ہے بشرطیکہ صحیح اجزاء سے مکمل ہو۔ صرف میں نے ہی اسکو اکسیر نہیں پایا بلکہ حضرت قبلہ نورالدین اعظم بھی اسکو اکسیر ہی کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ الٰہی لوگوں کو اس سے نفع پہنچے۔

---

مکرم معظم قاضی اکمل صاحب گولیکے ضلع گجرات کی شہادت یہ گولیاں (حب اکسیر جنین) میں نے اپنے ایک عزیز کو بھجوائیں تھیں جس کے گھر میں اسقاط کی بیماری تھی۔ الحمدللہ یہ شکایت رفع ہوگئی۔ یوں بھی مجربات حضرت حکیم الامۃ کسی قسم کی سند تصدیق سے مستغنی ہیں۔

---

حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب کی شہادت حب اکسیر جنین میں نے بھی علاج مولوی نورالدین صاحب مرحوم و خود بعد ان کے تجربہ کیا۔ بہت مفید ہے۔

**نظام جان منیجر دوائی خانہ خیر خواہ مریضان قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)**

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)